سوال

(30) دولہا کے سر پر پھولوں کا سہرا باندھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دولہا کے سر پر پھولوں کا سہرا باندھنا مباح اور جائز ہے یا غیر مباح وناجائز؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سہرہ باندھنا جائز ہے کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک اصل اباحت ہے لیکن بہتر ہے کہ نہ باندھا جائے کیونکہ صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہیں تھا۔ لہٰذا بدعت میں مثال ہے جیسے کہ تسبیح وغیرہ، البتہ اس کا مرتکب صغیرہ یا کبیرہ کا مرتکب نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (حاجی قاسم)

سہرے کو تسبیح پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کسی کام کو اس نظر سے دیکھنا چاہیے کہ یہ اہل سنت کے افعال میں سے ہے یا اہل بدعت واہل کفر کے شعار سے اور یہ تو ظاہر بات ہے کہ سہرہ ہندوؤں کی رسم ہے اور تسبیح مسلمانوں کا شعار ہے اور ہم کو اہل بدعت واہل کفر کے شعار کے ساتھ تشبہ کرنے سے روک دیا گیا ہے، چنانچہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں اس کی تصریح کی ہے۔

ہم تسلیم کرلیتے ہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے لیکن کوئی چیز جب اہل کفر کے ساتھ مشابہ ہوجائے تو وہ ممنوع ہوجاتی ہے اور یہ جو اشیاء میں اباحت کو اصل قرار دیا گیا ہے یہ بھی متفق علیہ نہیں ہے بلکہ اکثر کے نزدیک اصل اشیاء میں توقف ہے، اگرچہ بعض حنفی اباحت کے قائل ہیں۔ کرخی، ابو بکر رازی اور معتزلہ اشیاء میں اباحت کے قائل ہیں اور اہل حدیث اشیاء میں اصل ممانعت سمجھتے ہیں اور اکثر احناف توقف کے قائل ہیں۔ شرح المنار میں ایسا ہی لکھا ہے اور صاحب درمختار نے کتاب الطہارت وغیرہ میں اشیاء کے لیے اصل توقف قرار دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (سید محمد نذیر حسین)

مسئلہ: شریعت کے واقف لوگوں پر مخفی نہ رہے کہ سہرا و کنگنہ باندھنا مسلمانوں میں ہندوؤں کی رسوم سے آیا ہے اور جو کفار کی رسوم کو اختیار کرے وہ اللہ کے نزدیک مبغوض ترین آدمی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ''تین آدمی خدا کے نزدیک بدترین آدمی ہیں۔ حرم میں الحاد کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کی رسمیں اختیار کرنے والا اور کسی مسلمان آدمی کا ناحق خون کرنے والا۔''

اور سہرا کنگن کی مذمت آدم بنوری مجدد الف ثانی کے مرید نے خلاصۃ المعارف میں لکھی ہے اور مراۃ الصفا السنۃ المصطفیٰ وغیرہ میں اس کو کفار اور مجوس کی رسم کہا گیا ہے، لہٰذا اس سے پوری پرہیز کرنی چاہیے۔ الراقم العاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ

فتاوی نذیریہ

جلد01